نکاح میں ولایت کے مسائل

گیارہواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۹/ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ-۲/محرم ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۷-۱۹/اپریل ۱۹۹۹ء، امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ

۱: الف- شریعت اسلامیہ میں ولایت نکاح کا مفہوم یہ ہے: کسی کو دوسرے کے عقد نکاح کا اختیار حاصل ہونا۔

ب- اس کی دو صورتیں ہیں: ۱- ولایت اجبار، ۲- ولایت استحباب۔

ولایت اجبار: ایسا اختیار جو دوسرے کی رضامندی پر موقوف نہ ہو۔

ولایت استحباب: ایسا اختیار جو دوسرے کی رضامندی پر موقوف ہو۔

ج- شرعاً ولی کے لئے حسب ذیل صفات ضروری ہیں:

دماغی توازن کا درست ہونا، بالغ ہونا، آزاد ہونا، وراثت کا استحقاق ہونا، مسلمان ہونا۔

☆ اولیاء کی ترتیب عصبات میں وراثت کی ترتیب کے مطابق ہے۔

۲- ہر عاقل و بالغ کو خواہ مرد ہو یا عورت، خود اپنا نکاح کرنے کا حق حاصل ہے، اور جو بالغ نہیں یا جس کا دماغی توازن صحیح نہ ہو تو ان کے نکاح کا اختیار اولیاء کو حاصل ہے، اور اس سلسلہ میں لڑکی و لڑکے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

۳- عاقلہ بالغہ لڑکی کو ولی کی مرضی کے بغیر خود اپنا نکاح کرنے کا حق حاصل ہے؛ البتہ بہتر یہ ہے کہ اولیاء اور لڑکی کی رضامندی سے نکاح ہو۔

۴- عاقلہ بالغہ لڑکی اپنے نکاح میں کفاءت یا مہر کے مطلوبہ معیار کا لحاظ نہ کرے تو اولیاء کو قاضی کے ذریعہ تفریق کا حق حاصل ہوگا۔

۵: الف- جس لڑکی کا نکاح باپ یا دادا نے نابالغی میں کردیا ہو وہ نکاح لازم ہے، الا یہ کہ وہ لڑکی اس وجہ سے اس نکاح کو پسند نہ کرے کہ باپ دادا نے اس کا نکاح کسی لالچ میں آکر یا لاپرواہی سے کام لے کر یا بدتدبیری کے ساتھ کردیا ہے، یا ولی اعلانیہ فاسق ہے تو اس کو قاضی کے ذریعہ حق تفریق حاصل ہے۔

ب- باپ اور دادا کے علاوہ دوسرے اولیاء کا کرایا ہوا نکاح درست ہے؛ البتہ اگر لڑکی اس نکاح پر مطمئن نہ ہو تو بوقت بلوغ اس کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

ج- کنواری لڑکی کے لئے اس حق (خیار بلوغ) کا استعمال بوقت بلوغ ضروری ہے، بشرطیکہ بلوغ سے پہلے اس کو نکاح کا علم ہو چکا ہو اور حکم شرعی کا بھی علم ہو، بصورت دیگر اس کو یہ اختیار نکاح کا علم ہونے تک یا مسئلہ کا علم ہونے تک باقی رہے گا۔

د- شوہر دیدہ یعنی ثیبہ لڑکی کو یہ حق (خیار بلوغ) اس وقت تک حاصل رہے گا جب تک کہ اس کی طرف سے رضامندی کا اظہار

نہ ہو،خواہ یہ اظہار صراحۃً ہو یا قرائن کے ذریعہ،اسی طرح یہ حق واختیار اس وقت تک رہے گا جب تک کہ اس کو مسئلہ کا یا نکاح کا علم نہ ہو۔

٦-(الف)ایک سے زائد یکساں درجہ کے اولیاء موجود ہوں تو جو ولی پہلے نکاح کر دے اس کا نکاح صحیح ہے۔

ب- اور قریب تر ولی کی موجودگی میں نسبتاً دور کا ولی نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح کر دے تو قریب تر ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا؛ البتہ اگر قریب تر ولی کی رائے سے بروقت واقف ہونا ممکن نہ ہو اور تاخیر میں کفو کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو دور کے ولی کا کرایا ہوا نکاح درست ہے۔

☆☆☆